جلد ۵۲/۱۷	۲۰ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اگست ۱۹۶۳ء بوقت ۸ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ البتہ کل شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی رات کا اکثر حصہ جاگتے رہے اور بڑی بے چینی رہی۔ سر درد بھی ہوتا رہا۔ حکیم محمد نبی صاحب نے نسخہ تبدیل کر دیا ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ ڈاڈر سینی ٹوریم میں داخل ہیں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مبارک تحریک دُعا کے بابرکت ہونے کی بشارات

احباب جماعت کی مبشر خوابیں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ

تہجد۔ دعاؤں اور درود شریف کی جو تحریک (یکم اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۶۳ء) مَیں نے پچھلے دنوں کی تھی۔ اس تعلق میں بیسیوں دوستوں نے اپنی خوابیں بیان کی ہیں جس سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارا رب جو قادر و توانا ہے۔ ہماری اس ناچیز کوشش کو شرف قبولیت عطا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک دعا گو بزرگ دوست کو جنہوں نے اپنا نام بعض وجوہ کی بناء پر اس تحریک میں نہیں لکھوایا تھا۔ یکم اگست کی رات خواب میں کہا گیا۔ اٹھو اور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرو ایک اور دوست کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔

بارك الله لكم في هٰذه المجاهدة

یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے اس مجاہدہ کو بہت سی برکتوں کا موجب بنائے۔ ایک اور دوست نے لکھا ہے کہ مبارک تحریک دعا میں اپنی کمزوریوں کی وجہ سے شمولیت سے تردد کر رہا تھا لیکن دل میں جوش موجزن تھا۔ چنانچہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مجھے کسی نے آواز دی۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ ہم تم کو سب نظارے دکھائیں گے اور دیں گے۔ مَیں نے خواہش ظاہر کی کہ مجھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جوانی کی حالت میں صحت کاملہ کے ساتھ دکھائے جائیں چنانچہ میں نے حضور کو کامل صحت کے ساتھ کام کرتے دیکھا۔ پھر آواز آئی کوئی اور خواہش ہے۔ خاکسار نے خواہش کا اظہار کیا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کروائی گئی۔ پھر آواز آئی کوئی اور خواہش ہے تو کہو خاکسار نے کہا کہ اگر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو بہت مشکور ہونگا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مَیں دل میں بہت خوش ہوا اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ پھر بعد میں خواب میں کہا گیا کہ دیکھو تم نے اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کہ وہ تم لوگوں کے ساتھ کس طرح شاندار سلوک کرے گا۔

اس کے علاوہ بھی دوستوں کو اس مجاہدہ کے بابرکت ہونے کے متعلق بہت سی خوابیں آئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمارے گھروں کو اپنے نور برکت فضل اور رحمت سے بھر دے اور ہماری اولادوں کو ان حسنات میں حصہ دار بنائے جو کسی شخص کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کے طفیل حاصل ہو سکتی ہیں۔ آمین

جن دوستوں نے اس تحریک میں نام نہیں لکھوائے ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں اور درود شریف پڑھیں اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ بھی ایک حد تک ان برکات میں حصہ دار بن سکیں۔

خاکسار:- مرزا ناصر احمد

صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

امتحان رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

۲۶ جون ۱۹۶۳ء کے الفضل میں "رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کا امتحان" کے عنوان سے نظارت ہذا کی طرف سے اعلان شائع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں عیسائی عقائد کی تردید اور اسلامی تعلیم کی برتری نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے اس چھوٹی سی کتاب کا مطالعہ کرنا اور اس کے مندرجات حفظ کرنا از بس ضروری ہے۔ امتحان ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا۔

تمام امراء اور صدر صاحبان اس کے لئے ابھی سے انتظامات مکمل کریں اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد سے مدد لیں اور نظارت ہذا کو رپورٹ دیں۔

قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اگست ۶۳ء

خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پہچان سکتے ہیں

(سلسلہ کے لئے الفضل مورخہ ۱۶ ۸/۶۳ ملاحظہ فرمائیں)

ہم نے الفضل کے ایک قریبی گذشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ پر علی وجہ البصیرت ایمان پیدا کرنے کے لئے مامور من اللہ کا وجود ہوتا ہے جو ایسے نشانات دکھاتے ہیں جن سے سعید روحیں اللہ تعالےٰ کے وجود کے بارے میں درجہ یقین حاصل کرتی ہیں۔ دوسری ایسی چیز جو ہم نے بیان کی تھی وہ دعا ہے۔ دعا کی قبولیت جب وہ ایسے حالات میں ظاہر ہوتی ہے جو بالکل ناموافق ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایک ناطق دلیل کا حکم رکھتی ہے۔

تاریخ اسلام میں خاص کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں ہم ایسی زود اثر دعاؤں سے واقف ہوتے ہیں کہ جو اللہ تعالےٰ کے وجود کو اسی طرح ثابت کرتی ہیں۔ جس طرح دو اور دو چار۔

جنگ بدر میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اتنی زبردست تھی کہ وہ قریش کے مسلّح لشکر پر بھی بھاری ثابت ہوئی۔ یہ دعا ایسے حالات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی کہ بظاہر کفار کے کثیر لشکر کے سامنے چند سو بے سروسامان مسلمانوں کا مٹ جانا یقینی معلوم ہوتا تھا۔ ایک دنیوی جرنیل یہ صورتِ حال دیکھ کر ضرور راہ فرار اختیار کرتا اور اس طرح ایک کمزور اقلیت کو بچا لینے پر بڑے ناز وتبختر کا اظہار کرتا۔ چنانچہ وارث شاہ نے بھی کہا ہے کہ لڑائی کے صرف ڈھائی اصول ہیں یعنی

اکے مارنا نے اکے مرجانا
اکے نس جانا وچوں سارد بھی

یعنی ایک یہ کہ دشمن کو مار دیا جائے دوسرا یہ کہ خود مر جائے اور آدھا یہ کہ میدان سے بھاگ جائے۔ الغرض دانایانِ فن جنگ کے نزدیک وقت پر بھاگ جانا بھی ایک فن ہے۔ کیونکہ اس طرح بھاگنا کہ کم سے کم نقصان ہو کافی دانشمندی اور دلیری کا طالب ہے۔ اس کو ادھا اس لئے کہا گیا ہے کہ بظاہر یہ سخت شکست کے مترادف ہوتا ہے تاہم بسا اوقات نرغہ سے نکل کر کم سے کم نقصان کے ساتھ فرار بھی فنونِ جنگ کا ایک کمال سمجھا جاتا ہے۔

جنگ بدر میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایک لحاظ سے بھاگ جانا بھی بہادری سمجھا جاتا لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی بین کمزوری کے فیصلہ کن لڑائی لڑنا چاہتے تھے اور یقیناً آپ کو پورا پورا اعتماد تھا کہ اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کرے گا یہی وجہ ہے کہ آپ نے نہایت گریہ وزاری سے اللہ تعالےٰ کے حضور وہ تاریخی دعا کی جو اسلام کا ایک زندہ معجزہ بن گئی ہے۔ اس دعا نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالےٰ واقعی موجود ہے جو سراسر غیر موافق حالات میں بھی نیک بندوں کی فریاد سنتا ہے اور ان کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔

حقیقت ہے کہ دعا جو سچے دل سے مانگی جاتی ہے وہ اکثر دواؤں سے بھی زیادہ پُرتاثیر ثابت ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دعا اللہ تعالےٰ کے وجود کا ایک محکم ثبوت ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالےٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۱)

"دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۴)

"دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا ادعونی استجب لکم تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جاوے گا۔

قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لئے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں۔ آیا ہے۔ الّا یرجع الیھم قولًا کہ وہ ان کی بات کا کوئی جواب ان کو نہیں دیتا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں وہ گوسالہ ہی ہیں۔ ہم نے عیسائیوں سے بارہا پوچھا ہے کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کے جواب دیتا ہے تو بتاؤ وہ کس سے بولتا ہے؟ تم جو یسوع کو خدا کہتے ہو پھر اس کو بلا کر دکھاؤ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سارے عیسائی اکٹھے ہو کر بھی یسوع کو پکاریں وہ یقیناً کوئی جواب نہ دے گا۔ کیونکہ وہ مر گیا۔

عیسائیوں کو ملزم کرنے کے واسطے اس سے بڑھ کر کوئی تیز ہتھیار نہیں ہے۔ ان سے پہلا سوال یہی ہونا چاہیئے کہ کیا وہ ناطق خدا ہے یا غیر ناطق؟ اگر غیر ناطق ہے تو اس کا گونگا ہونا ہی اس کے ابطال کی دلیل ہے۔ لیکن اگر وہ ناطق ہے تو پھر اس کو ہمارے مقابل پر بلا کر دکھاؤ اور اس سے وہ بولیاں بلواؤ جن سے سمجھا جاتا ہے کہ وہ انسان کی مقدرت اور طاقت سے باہر ہیں یعنی عظیم الشان پیشگوئیاں اور آئندہ کی خبریں۔

مگر وہ پیشگوئیاں اس قسم کی ہی نہیں ہونی چاہئیں جو یسوع نے خود اپنی زندگی میں کی تھیں کہ مرغ بانگ دے گا یا لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑیں گے بلکہ ایسی پیشگوئیاں جن میں قیافہ اور فراست کو دخل نہ ہو بلکہ وہ انسانی طاقت اور فراست سے بالاتر ہوں۔ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی پادری یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا کہ خدائے قادر کے مقابلہ میں ایک عاجز اور ضعیف انسان یسوع کی اقتداری پیشگوئیاں پیش کر سکے۔ غرض یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱-۲۰۲)

الغرض اللہ تعالےٰ پر محکم ایمان پیدا کرنے کا ایک نہایت واضح ذریعہ "دعا" ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا ثبوت صرف یہ پُرحکمت کارخانہ کائنات ہے ان کا ایمان ہرگز پختہ ایمان نہیں ہوتا ایسا کمزور ایمان ایک کچے دھاگے کی طرح ہوتا ہے جو ذرا سی کھینچ تان سے ٹوٹ سکتا ہے یا اس بلبلہ کی طرح ہوتا ہے جو ہوا کی ذرا سی ٹھیس سے پھوٹ جاتا ہے۔ البتہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر وہی ایمان محکم اور فعال ہوتا ہے جس کی بنیاد حق الیقین پر ہوتی ہے دعا ان ذرائع میں سے ہے جو حق الیقین پیدا کرتی ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ بغیر حق الیقین کے اللہ تعالےٰ پر ایمان انسان کو دین میں فعال بنا ہی نہیں سکتا۔ ایک انسان جو اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوتا ہے وہی حقیقت میں اللہ تعالےٰ کے دین کو زیر عمل لا سکتا ہے۔ پھر جب تک اللہ تعالےٰ پر علی وجہ البصیرت ایمان نہ ہو دین کو اختیار کرنا مشکل ہے۔ جو لوگ تعلق باللہ کے عملاً منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اقامت دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جب تک ان کو ایمان باللہ علی وجہ البصیرت حاصل نہ ہو ان کے ایسے تمام دعاوی ایچ ہیں اور پا در ہوا ہیں وہ اپنے نفس کو بھی فریب دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی فریب دیتے ہیں۔ ان کی سعی وکوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بعینہٖ اس شخص کی مانند جو کبھی بائیسکل پر سوار نہ ہؤا ہو صرف دوسروں کو سوار ہوتے دیکھ کر اگر کوشش کرے گا تو یقیناً منہ کے بل گرے گا۔ اسلئے جو شخص دنیا میں اقامتِ دین کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کو پہلے اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنا چاہیئے اگر یہ نہیں تو اس کی تمام جدوجہد رائیگاں جائے گی۔ اور وہ اقامتِ دین نہیں بلکہ کچھ اور ہی چیز قائم کر سکے گا کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے نہیں بلکہ محض دنیوی موثرات سے متحرک کیا جاتا ہے۔ وہ کبھی سیاست کی طرف نکل جاتا ہے اور کبھی معاشرت اور اقتصادیات کی بھول بھلیوں میں پریشان ہونے لگتا ہے +

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کمر پر کاربنکل پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال گوجرہ میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے والدہ محترمہ کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ القیوم شاہد اہلیہ چوہدری عبدالکریم شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گوجرہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال: عام طور پر مشہور ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا تو اس کے معنے ہوتے ہیں کہ اس کی عمر لمبی ہوگی کیا یہ درست ہے؟

جواب۔ بالعموم خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ وفات سے مراد لمبی عمر بھی ایک تعبیر ہے لیکن کبھی کبھی اصل صورت بھی وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔ خواب دکھانے کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ آنے والے واقعات کے سلسلہ میں انسان مناسب تیاری کر لے۔ اگر خواب مبشر ہے تو وہ نیکی میں قدم اور آگے بڑھائے اپنی اصلاح کرے تاکہ نعمت کا آنا یقینی ہو جائے۔ اور انسان اپنی کسی غلطی کی وجہ سے اس سے محروم نہ ہو جائے اسی طرح اگر خواب منذر ہے تو دعا و صدقہ سے اس کا تدارک کرے۔ ایسے خواب کے دکھانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اگر انسان چاہے تو دعا و صدقہ اور مناسب احتیاط سے یہ مصیبت ٹل سکتی ہے اور یہ تقدیر مبرم نہیں ہے۔ تاہم انسان کو وہم سے ہمیشہ دور رہنا چاہیئے۔ خواب دیکھنے کے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دے۔ اور صدقہ دے۔ دعا کرے اور مطمئن ہو جائے ہر قسم کے وہم کو دل سے نکال دے۔

سوال۔ ایک شخص کا بچہ دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ کیا ہم اس بچے کی وفات کو والد کی قربانی کہہ سکتے ہیں؟

جواب۔ انسانی قربانی عام معنوں میں تو جائز نہیں۔ لیکن انسان پر مالی جانی یا اولاد کے سلسلہ میں جو مصائب آتے ہیں اگر ان میں صبر کرے۔ راضی برضاء کا نمونہ دکھائے اپنے اصل مقاصد میں سستی نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کے بارہ میں بدگمانی کو راہ نہ پانے دے۔ تو ایسا کامل شخص اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ اس صبر اور استحقاق اجر کو بعض اوقات مجازاً قربانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ولنبلونکم بشیئٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الآیہ یہاں حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

سوال۔ کیا مسجد کے ایک حصہ کو اس طرح الگ کیا جا سکتا ہے کہ اس میں عورتیں مخصوص ایام میں بھی آ جا سکیں۔ مثلاً جماعت کی عمارت کو لکڑی کی پارٹیشن سے تین الگ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں مرد نماز پڑھتے ہیں دوسرے میں عورتیں اور تیسرا حصہ عورتوں کے اجلاس وغیرہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس تیسرے حصہ میں عورتوں کے ہر حال میں آنے جانے کا سوال ہے؟

جواب۔ اگر تو شروع تعمیر سے ہی یہ صورت ہے تو پھر جائز ہے لیکن اگر پہلے سارے حصے بطور مسجد استعمال ہوتے اور مسجد محسوب ہوتے تھے۔ اور بعد میں یہ صورت کی گئی ہے تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں یہ حصہ بھی مسجد میں شامل ہے۔ اور مخصوص ایام میں عورتیں مسجد میں نہیں جا سکتیں۔

سوال۔ کیا عورتیں مخصوص ایام میں جبکہ اس نے مسجد میں نہ آنا ہو دری یا قالین بچھا کر مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں بیٹھ سکتی ہیں

جواب۔ یہ صورت بھی جائز نہیں۔

جماعت احمدیہ رنگون کے زیر اہتمام
جلسۂ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون

بتوسط وکالت تبشیر

امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم نے ۴ اگست ۱۹۶۳ء بروز اتوار انجمن کے لائبریری ہال میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا۔ اخبار میں اعلان کے علاوہ اس دفعہ ہم نے خطوط کے ذریعہ ۳۰۰ کے قریب حضرات کو خصوصی دعوت نامے بھی ارسال کئے تھے۔ جلسہ کا وقت ½۹ بجے صبح سے ½۱۱ بجے تک کا تھا۔ مگر بعض حضرات ½۸ بجے سے ہی تشریف لے آئے اور جلسہ کی کارروائی شروع ہونے کے قریب ہال بھرنا شروع ہو گیا۔ جس پر خاکسار نے جماعت کے اطفال اور خدام کو نصیحت کی کہ وہ پیچھے کی کرسیوں پر بیٹھیں تاکہ مزید احباب کی تشریف آوری پر آرام سے ان کو جگہ دی جا سکے۔ اور جماعت کے احباب کھڑے ہو جائیں یا سیڑھی میں چلے جاویں۔ جہاں سے ہال اب کھلا نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم نے گزشتہ ماہ سیڑھی کے اوپر بنا ہوا بکس توڑ دیا ہے۔ تاکہ دونوں کمرے ملکر وسیع ہال کی صورت اختیار کر لیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

> وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
> نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پڑھی گئی۔ اس کے بعد اپنی اردو تقریر میں خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کر کے بتایا کہ سیرت کے جلسوں کا آغاز ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا جو بے حد مقبول تحریک ثابت ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ ۱۹۲۷ء میں میں ایک بچہ تھا اور سیرت النبی کا جلسہ آگرہ کی کالی مسجد میں منعقد ہوا تھا جس میں مجھے ایک بڑے پادری کی شرکت یاد ہے۔ اس جلسہ میں

> تجھ پہ قربان مری جان رسول عربی

ایک نظم خاکسار نے پڑھی تھی۔ رنگون میں پہلا جلسہ سیرت النبی ۱۹۳۲ء میں ہوا تھا جس میں یہاں کے معزز ہندو اور سکھ حضرات نے بھی حصہ لیا تھا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات عظیمہ کا ذکر کر کے درود شریف کی اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ جو لوگ اپنے استادوں کے احسانات کا ذکر نہیں کرتے آخر کار ان کے دلوں میں نفاق گھر کر لیتا ہے۔ اور ان کا علم مکدر ہو جاتا ہے۔ انسان کو ناشکر گزاری اور نااحسان مندی سے بچنا چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم ورسا اسمٰعیل صاحب نے انگریزی میں مختصر تقریر فرمائی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کا ذکر قرآن کریم کی آیات سے ذہن نشین کیا گیا۔

تیسری تقریر مکرم عبد الجبار صاحب نے تامل زبان میں فرمائی۔ ان کے بعد مکرم محمود موں کو صاحب جنرل سیکرٹری نے برمی زبان میں نہایت موثر انداز میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو بیان فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم عبد القادر صاحب نے تامل میں تقریر کی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانبازی اور استقامت اور ایمان بالغیب کے بعض واقعات کو عمدہ انداز میں بیان کیا۔

آخر میں خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مجموعی دعا کرائی اور اس طرح جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

امسال جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور ہر طبقہ اور مذہب کے حضرات خوشی سے تشریف لائے۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض غلط اطلاعات کے باعث بعض معزز حضرات کو جلسہ کا علم نہ ہو سکا۔ ان میں سے ایک دوست میجر تھانیا صاحب نے الٹا مجھ سے ٹیلیفون پہ استفسار کی کہ سیرت کا جلسہ کب ہو رہا ہے۔ حاضرین میں سے بعض نے لٹریچر طلب کیا۔ اور بعض نے کارروائی کی تعریف کی نیز مراتو ا رکو ہمارے میٹنگ میں شمولیت کا وعدہ فرمایا۔ الحمد للہ

تحریکِ وصیّت

اشاعتِ دین کیلئے اپنا مال دیکر بہشتی زندگی پاؤ

"دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زادِراہ جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(مرسلہ سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری سردار علی صاحب کی والدہ صاحبہ گھوڑے سے گر جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

حفیظ احمد پاک سرائے

مُبارک تحریکِ دُعا

مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد ربوہ

حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اس تحریک کے متعلق احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ اگرچہ اس سے پیشتر دوستوں کی خدمت میں بالتفصیل ذکر آچکا ہے تاہم برائے حصول ثواب تحریک کے وسط میں بطور یاد دہانی اس مبارک تحریک کے متعلق گزارش بھی ایک حد تک درست ہوگی۔

اس تحریک پر حسب ارشاد جناب صدر محترم احباب جماعت نے جس والہانہ انداز میں لبیک کہا وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ جماعت کو اسلام اپنے محبوب آقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور محسن واحسان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ کس قدر محبت وابستگی اور اخلاص ہے۔ صدر محترم کی مطلوبہ تعداد سے کئی گنا زیادہ احباب نے اس میں شمولیت پر اصرار کیا۔ یہاں تک کہ جو دوست اس میں نام درج نہیں کرا سکے وہ بھی غلبہ اسلام پیارے امام المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی کامل شفایابی کے لئے مضطربانہ حالت میں دربار رب العالمین میں دست بدعا ہیں۔ اور اس مبارک تحریک سے حسب ارشاد وہ بھی حصہ پا رہے ہیں یہ تحریک کیا ہے؟ دراصل ہمارے تزکیہ نفس اور تطہیر قلب کا ایک بہترین نسخہ ہے۔ چنانچہ درویشوں کی یہ بستی (ربوہ) اپنے مقدس امام کی صحت یابی کی غرض سے رات کے تیسرے پہر دعاؤں اور صلِّ علیٰ کی صداؤں سے معمور مہبطِ انوارِ الٰہی بنی ہوئی ہے اور اس وقت بستی مقدس کا ذرہ ذرہ ذکر الٰہی اور تہجد کی برکات سے پُر نور ہے۔

فی الحقیقت اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جس انعام سے جماعت احمدیہ کو نوازا ہے وہ ہم میں اس مقدس وجود کی صورت میں اس وقت موجود ہے۔ احباب جماعت اللہ تعالےٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر جس قدر بھی پُرسوز اور دلگداز دعائیں کریں کم ہے۔ پھر بھی شکرِ الٰہی ادا نہ ہوگا۔ نہ ہوگا جیسا کسی نے کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کے مطابق اگر ہمارے دل وجان بھی اس کی نذر ہو جائیں تو عین سعادت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت تحریک سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ذیل میں قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی مختصر تحریر سے احباب کی خدمت میں اس تحریک کی اہمیت کے لئے کچھ عرض کرتا ہوں۔

قرآن حکیم کی سورہ بنی اسرائیل میں حضرت باری تعالےٰ اپنے بندوں کو مقام محمود تک پہنچنے کے لئے ارشاد فرماتا ہے:-

اقم الصلوٰۃ لدلوک
الشمس الیٰ غسق الیل
وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر
کان مشھوداً۔

ترجمہ:- تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (کی مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت (قرآن) کا پڑھنا یقیناً اللہ تعالےٰ کے حضور میں ایک (مقبول عمل) ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:-

ومن الیل فتھجد بہ
نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک
ربّک مقاماً محموداً۔

اور رات کو بھی تو اس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر۔ جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے (اس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

پھر حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس مرد پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دے۔

اسی طرح حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو چہرہ مبارک پر ایک خاص بشاشت تھی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج حضور کے چہرۂ انور پر خاص طور پر خوشی کے آثار ہیں فرمایا۔ ہاں اللہ تعالےٰ کے ایک فرشتہ نے آکر مجھے کہا ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص ایک بار تم پر عمدگی سے درود بھیجے گا۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کی دس خطائیں معاف کر دے گا۔

اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز وہ شخص مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

ایک اور روایت حضرت جابر بن سمرہؓ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے ذکرِ الٰہی اور مجھ پر درود بھیجنا تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

پس مندرجہ بالا تحریرات کی رو سے حضرت صدر محترم جماعت کو سلفِ صالحین کی صف میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

مسلماں را مسلماں باز کردند

کی ہی عملی تفسیر ہے اور ہمارے قلوب اور نفس کی تطہیر۔

ذیل میں ایک تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کرتا ہوں۔ حضور حقیقی مسلمان کی تعریف میں فرماتے ہیں:-

"حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جائے کہ خدا تعالےٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بنا پر نہ ہو۔ بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو۔ پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے۔ اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں۔ کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲-۱۸۳)

پس حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء مبارک کے مطابق اللہ تعالےٰ ہمیں حقیقی مسلمان بنائے اور اس مبارک تحریک سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے اور بقیہ ایام میں زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لینے والے ہوں۔ آمین

اس مبارک تحریک کا خلاصہ! یکم تا ۳۱ اگست بالالتزام نماز تہجد کی ادائیگی۔ تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف۔ غلبۂ اسلام اور پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ
رب العٰلمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
— اور —
تزکیہ نفوس کرتی ہے

غلط فہمیاں دُور کرنیکا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے کہ لوگوں کو احسن طور سے احمدیت سے روشناس کرایا جائے۔

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں اور ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

معاصرین سے

مولانا مودودی صاحب کا نام کیوں نہیں۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

مولانا مودودی صاحب کا نام کیوں نہیں؟

(محترم المنبر کے نام ایک خط اور اس کا جواب)

"آپ نے لکھا ہے کہ لوگ دین سے متعلق باتوں کو خصوصاً زیر بحث مسئلہ عائلی قوانین کو اس وقت تسلیم کریں جب کہ مفتی محمد شفیع۔ مولانا یوسف بنوری مولانا داؤد غزنوی، مولانا امین احسن اصلاحی مولانا احتشام الحق وغیرہ کہیں گے۔

یہاں آپ نے اس عالم دین کا ذکر کیوں نہیں فرمایا اور دانستہ کیوں ترک کر دیا۔ جس نے یوم اوّل سے ان قوانین کے خلاف تحریر و تقریر سے مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ جس کی دینی بصیرت پر پاکستان کے لاکھوں افراد اعتماد کرتے ہیں یعنی (مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی مدظلہ العالی) کیا ہم یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے دل میں بھی کچھ چیز موجود ہے جو کہ کسی کی خوبی بیان کرنے نہیں دیتی۔ حالانکہ عائلی قوانین کی مخالفت میں مولانا کی شخصیت صف اوّل میں ہے مجھے بتایا جائے کہ مولانا یوسف بنوری اور مولانا داؤد غزنوی نے عائلی قوانین کے سلسلہ میں کیا خدمات انجام دی ہیں۔ کسی کی خدمات کا تذکرہ نہ کرنا صریح ظلم ہے۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوی"۔ آپ چونکہ حق کو قبول کرنے میں کوئی لیت و لعل نہیں کرتے۔ اس لئے یہ چند الفاظ تحریر کئے گئے ہیں۔

احقر طاہر صدیقی شنڈو غلام علی

المنبر۔ ہمیں خطرہ ہے کہ ہماری مختصر گزارش بہت سے احباب کی سمجھ میں نہیں آئے گی اور پوری تفصیل نہ اس وقت ممکن ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت، اگر آپ اصرار نہ فرمائیں ذاتی بات پر اکتفا کرنا مناسب ہوگا کہ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب اپنی تحریک کے موجودہ مرحلے میں "علمی شخصیت" کے بجائے "سیاسی لیڈر" ہیں اور اس سیاست میں وہ انتخابی مصلحتوں سے عوامی لیگ اور نیم کمیونسٹ عناصر تک سے اتحاد کی کوششوں میں مصروف ہیں، ان امور کی وجہ سے ان کی شخصیت ہمارے نزدیک ان پیچیدگیوں کے حل کرنے میں جو دینی امور میں پیدا ہو چکی ہیں، نہ صرف مفید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ الٹا اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے،

علاوہ بریں یہ بات اب اپنوں اور بیگانوں سبھی کو شدت سے محسوس ہو چکی ہے کہ مولانا کے رفقاء پروپیگنڈے اور کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے بادقار سطح سے کچھ نیچے اتر چکے ہیں بعض کام سے انہیں ادنیٰ قسم کا تعلق حاصل ہو جاتا ہے اور اسے اپنی تشہیر کے لئے نامناسب حد تک پہنچ چکی ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کا عنوان ہو یا حجاز میں اصلاحات کا مسئلہ، غلاف کعبہ کی تیاری کا عنوان ہو یا حج و عمرہ کا سفر، اور مظلومہ جمیلہ نو مسلمہ کا پاکستان میں آنا، ان تمام امور میں مولانا کے شاگرد پیشہ حضرات نے اپنی صلاحیتوں کا دارومدار "پبلسٹی" کو قرار دے لیا ہے۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے عوامل کا نتیجہ ہے کہ کسی رطب سے بڑے موزوں کام میں بھی ان کی شرکت بہت سوں کو کھٹکتی ہے۔ اور حالات سے باخبر لوگ اس پر رضامند نہیں ہو پاتے کہ کسی کام میں آسانی سے مولانا کو دعوت شرکت دیں یا اگر وہ شرکت فرمائیں تو اس امر کا امکان واضح محسوس کیا جائے کہ ہار جیت اور سیاسی سطح پر کامیابی و ناکامی کے تصور پر زیر بحث موضوع کی علمی حیثیت غالب آ جائے گی۔

یقین فرمائیے جتنی ذہنی اذیت آپ کو ایسے امور میں مولانا موصوف کے نام نہ لئے جانے سے ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ دکھ ہمیں اس امر سے ہوتا ہے کہ مولانا ایسا با صلاحیت شخص علمی اور تحقیقی کاموں کے بجائے انتہائی بے ثبات اور مضر سیاست بازی میں مبتلا ہو کر رہ گیا اور انہوں نے نہ صرف یہ کہ اگر زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بستیز اور اھون البلیتین کا وہ اصول قبول کر لیا جس کے خلاف جہاد کے لئے انہوں نے اپنی تحریک کا آغاز کیا بلکہ وہ دین میں مصلحت کے اس تصور کو اپنانے پر مجبور ہو گئے جو دین میں فتنوں کا ہراول دستہ ہے اور جس سے دین کے حلیے تک کے مسخ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن وما تشاءون الا ان یشاء اللہ۔ وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وقضاء اللہ احق ان یرضی بہ۔

(ہفت روزہ المنبر لائلپور ۱۹۶۲ء)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

حضور نے یہی کہا تھا کہ خود تراشیدہ خداؤں کی نفی کرو۔ اور اس ایک خدا کے سامنے جھک جاؤ جو تمہارا رب ہے تمہارا ہی نہیں رب العالمین ہے دونوں جہانوں کا پالنہار۔ رحمٰن اور رحیم۔ صراط مستقیم کا دکھانے والا جس نے نافرمانوں پر اپنا غضب نازل کیا اور گمراہوں پر قہر جو ہر شے پر قادر ہے تمام عبادتیں اسی کے لئے ہیں کوئی اس کا شریک نہیں اور جو شرک کرتا ہے اس کا جرم کفر سے بھی بڑھ کر ہے غور کرو ہم نے یہ ارشادات اپنی روح پر طاری کئے ہیں؟ ہمارے اعمال اس کے تابع نہیں؟ ہمارے اذکار میں شرک نہیں؟ ہمارا رب واقعی ہمارا رب ہے۔ محمدؐ کا رب ہمارا رب ہے لیکن ہم اس رب کے نہیں ہم نے اس کا خوف دل سے نکال دیا ہے اور اس کی جگہ ان خداؤں کا خوف دل میں بسا لیا ہے جو اس رب کی ادنیٰ و اسفل مخلوق ہیں ہم صراط مستقیم سے ہٹ گئے ہیں ہم نے عقیدوں کی ایک نئی دنیا بسا لی ہے ہم نے بتوں کی جگہ ان لوگوں کو معبود بنا لیا ہے جو حقیقی معبود کی طرف بلاتے رہے ہم قلندروں کے ہو کے رہ گئے ہم نے قبروں کو قبلہ بنا لیا ہم نے انسانوں کو رب قرار دیا۔ مجذوبوں کو حاجت روا سمجھا فقیروں کو مشکل کشا گردانا۔ کعبۃ اللہ پر آستانوں کو ترجیح دی اور جب اللہ کے کسی بندے نے احتجاج کیا اس پر چڑھ دوڑے ظواہر کی پرستش کی۔ توحید سے مذاق برتا شرک کو اسلام کہا اور اسلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا ہم نے قرآن کو پڑھا۔ لیکن عمل نہ کیا اہل اللہ غائب ہو گئے بہروپیوں نے سوانگ رچایا قرآن غائب۔ سماع حاضر۔ احادیث پر تکرار۔ لطائف پر وجد و حال۔ جہاد معتقا۔ فساد وافر۔ اتفاق مفقود۔ اختلاف عام۔ قصیدوں پر زور قبروں کی پوجا۔ گدیوں کا جھرمٹ واعظوں کی منڈلی ذاکروں کے اکھاڑے عقائد کا دنگل۔ شاخوں پر تکرار۔ غرض اسلام کے نام پر ہم نے ایک ایسا معجزہ بازار بپا کر لیا کہ ہم سب اسی کے ہو کر رہ گئے کیا فرماتے ہیں علمائے کرام۔

(۱) کیا یہ سچ ہے جو گرد و پیش اسلام کے نام پر پھیلا ہوا ہے اسلام ہے یا ہمارے خود ساختہ عقیدوں کا مینا بازار۔ جہاں قرآن و حدیث کے بیوپاری مسلمانوں کے دلوں پر ہلہ بول رہے ہیں۔

(۲) کسی گروہ کے لئے اسلام میں از روئے شرع یہ جواز ہے کہ وہ دعوت و ارشاد کو معیشت کا وسیلہ قرار دے۔ اور قرآن و حدیث کی دعوت کو اپنے کاروبار کا وثیقہ بنا لے۔

(۳) کیا دنیائے اسلام کی موجودہ حالت براہ راست اس عقلی جمود۔ فکری تعطل۔ اور دماغی انحطاط کا نتیجہ نہیں جو علماء و فضلاء کے فکر و نظر کا خاصا ہو گیا ہے؟

(۴) کیا سیرت کے یہ واعظ مسلمانوں کی ماہیت قلب کے لئے کافی ہیں؟ کافی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ صورت حال تبدیل نہیں ہوتی — ظاہر ہے کہ واعظوں نے مغنیوں کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ ان کے دل خود اس تڑپ سے خالی ہیں، جو وہ اپنے سامعین کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں

(۵) اسلام نے سب سے زیادہ کردار و عمل پر زور دیا ہے ہم میں کتنے ہیں جو رسول اللہؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے اور ان اوراق سیرت کو معاشرہ کی سیرت میں اتارتے ہیں جن اوراق نے عرب و عجم کی تقدیریں بدل دی تھیں

(۶) کیا اب اس اسلام کی زبانوں کے ساتھ ہمارے شکر گزار دل بھی شریک ہیں ہم نے کبھی اپنے نفس کا جائزہ لیا ہے کہ اسلام نے ہمیں کیا بخشا حضورؐ نے ہمیں کیا دیا ہم نے اسلام سے کیا کیا اور حضورؐ کے ساتھ ہمارے عشق و نیاز کے وفادارانہ عمل کی رفتار کیا ہے؟

ہفت روزہ قندیل لاہور ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر

۱۸۹۸ء — ۱۹۶۲ء

"الفضل" کی متعدد اشاعتوں میں خاکسار "تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر" نامی زیر ترتیب کتاب کی طرف اولڈ بوائز اور اساتذہ کرام اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی توجہ مبذول کرا چکا ہے۔ اس کتاب میں انشاء اللہ تعالیٰ سکول کی ۶۵ سالہ زندگی کا خاکہ پیش کیا جائے گا۔ تا کہ موجودہ اور آنے والے طلبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ادارے کے کوائف اور سرگرمیوں کو یکجا دیکھ کر اپنے بزرگوں کی روایات پر چلنے کا عزم کر سکیں۔ اگست کے الفضل میں خاکسار تفصیل کے ساتھ اس کی ترتیب کا خاکہ پیش کر چکا ہے تمام مواد تقریباً آخری شکل اختیار کر چکا ہے لیکن "ممتاز اولڈ بوائز" کا باب ہنوز تشنہ تکمیل ہے اس میں اس سکول کے ان طلباء کے اسماء (اگر ہو سکا تو کوائف بھی) محفوظ کئے جائیں گے جو نمایاں۔ دینی جماعتی علمی ملکی اور قومی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں یا دے رہے ہیں۔ یہ باب اولڈ بوائز اور اساتذہ کرام کی خصوصی توجہ کے بغیر تشنہ تکمیل رہے گا اس کے علاوہ اولڈ بوائز سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے دور قیام میں سکول کے بارے میں "تاثرات" مختصراً (تقریباً ۲ صفحات) ۳۱ اگست تک ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔ بعض احباب نے نادر تصاویر بھی بھیجیں ہیں جو انشاء اللہ بحفاظت واپس کی جائیں گی مزید تصاویر کی بھی گنجائش ہے دلچسپی رکھنے والے طلبہ اور احباب توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ بی ایس سی آرکیٹکچر

شرائط: بی ایس سی (پری انجینئرنگ) ریاضی فزکس کیمسٹری فری ہینڈ ڈرائنگ ٹسٹ۔
انٹرویو فارم داخلہ ہیڈ آف دی آرکیٹکچر ڈیپارٹمنٹ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی سے بذریعہ ڈاک نقد ایک روپیہ یا پونے دو روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بھیجکر۔
درخواستیں بنام ہیڈ ۔ بی ایس سی کا نتیجہ نکلنے کے بعد دس روز کے اندر۔ (پ-ٹ ۲۲)

ٹیکنیکل کیڈر پی اے ایف

ٹریننگ ایئر کرافٹ انجینئرنگ راڈار وغیرہ
کمیشن ملنے پر تنخواہ ۵۱۰/- برائے مجرد ۷۰۰ برائے شادی شدہ۔ انٹرویو ۲۹ ستمبر ۶۳ تک دفاتر بھرتی کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ
شرائط: انجینئرنگ ڈگری یا ایم اے ریاضی / ایم ایس سی فزکس یا ایم ایس سی ٹیکنالوجی یا بی ای یا بی ایس سی۔ (پ-ٹ ۲۲)

داخلہ فرسٹ ایئر نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ شرط: میٹرک (سائنس و ریاضی) سیکنڈ ڈویژن درخواستیں ۹/۲ تک بنام پرنسپل۔ امتحان داخلہ انگلش و ڈرائنگ ۲۳/۹ انٹرویو ۲۴/۹۔ پراسپکٹس گورنمنٹ بک ڈپو سے ۵۷/۱ روپیہ بھیجکر فارم دفتر کالج سے۔ (پ-ٹ ۲۲)

پروگرام دورہ پی اے ایف گراؤنڈ افسر شاہد

انتخاب امیدواران لئے کمیشن جنرل ڈیوٹیز پائلٹ اور ٹیکنیکل برانچز [illegible]
(کوہاٹ [illegible] ڈیرہ اسماعیل خان [illegible])
شرائط برائے جنرل ڈیوٹیز پائلٹ عمر ۱۷ تا ۲۲۔ میٹرک (سائنس و ریاضی) سیکنڈ ڈویژن غیر شادی شدہ
برائے ٹیکنیکل برانچ عمر ۲۱ تا ۲۵۔
انجینئرنگ ڈگری ایم اے ریاضی۔ ایم ایس سی فزکس / ریاضی۔ ایم ایس سی ٹیکنالوجی۔ بی اے ریاضی۔ بی ایس سی۔ پ-ٹ ۲۲

داخلہ فرسٹ ایئر فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور

درخواستیں ۱۹/۹ آغاز کار ۲۲/۹ سے۔ انٹرویو ۲۳/۹ (پ-ٹ ۲۲)

وظائف مسلم ایجوکیشنل کانفرنس لاہور

مالیت پچاس روپے۔ پچاس وظائف۔ انجینئرنگ۔ ہر تعلیم، سائنس، کامرس۔ قانون۔ یونیورسٹی
درخواستیں ۱۵/۹ تک بنام سیکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس [illegible] لاہور۔

پ-ٹ ۲۲

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع یکم ۲ و ۳ نومبر ۱۹۶۳ء بمقام ربوہ

اعلان ولادت

برادرم مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ظفر ۹۱۵ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی فرزند اکبر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۱ ۸/۶۳ کو بمقام کراچی بیٹا عطا فرمایا جو الٰہی موہبت کا ایک خاص نشان اور نمایاں خوشیوں کا حامل ہے۔ الحمد للہ الوھاب۔

احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ بچہ کو صالح۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور صاحب عمر و اقبال بنائے اور نومولود اپنے پڑدادا حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص صحابی اور سلسلہ کے دیرینہ مخلص ترین خادم تھے کی روایات کو زندہ رکھنے والا بنے اللھم آمین۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائل پور)

جلسہ سیرت النبیؐ جماعت احمدیہ اوکاڑہ

مورخہ ۲۲/۸/۶۳ بروز جمعرات جماعت احمدیہ اوکاڑہ ساڑھے آٹھ بجے شب جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کر رہی ہے۔ اس جلسہ میں مرکز سے جید علماء اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری اور ملحقہ جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ ضرور اس مبارک جلسہ میں شمولیت فرمادیں قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ حامدہ نے امسال گیارھویں جماعت کے امتحان کو اچھے نمبروں سے پاس کیا ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

(حنیفہ بیگم اہلیہ ملک عبد اللہ صاحب جیولرز ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

نوٹ:۔ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(اینجر الفضل)

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

۲۲ تا ۲۸ ر اگست ۱۹۶۳ء

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں ۲۳ تا ۲۸ اگست ۶۳ء کے ایام میں منعقد ہو رہا ہے جس میں جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان مال کا شامل ہونا ضروری ہے اس اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ راگست کو ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا اور ۲۸ راگست بروز جمعرات کو ۱۲ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوگا۔

مرکز سے علمائے کرام بھی انشاء اللہ شامل ہوں گے۔ لہذا ملتمس ہوں کہ مذکورہ عہدیدار حضرات اس میں بالالتزام شمولیت فرمائیں طعام و قیام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا اور اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ جلدی شائع کروا کر جماعت ہائے ضلع میں بھجوا دیا جائے گا۔

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے مقابلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر۔ سٹوروں کے مختصر کوائف اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم بشمول ڈاک وپیکنگ کے اخراجات (ناقابل واپسی)	نقشہ جات۔ کوائف وغیرہ اگر مطلوب ہوں درخواست پر دفتر زیر دستخطی سے مندرجہ ذیل قیمت پر مل سکتے ہیں	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت وصولی	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	P6/618/D2-62 مختلف قسم کی لکڑی کا فرنیچر = ۳۹۱۰ عدد	۱۵ روپے	-/۲ روپے	۱۹/۸/۶۳ تا ۹/۹/۶۳	۱۰/۹/۶۳ ۸ بجے صبح	۱۰/۹/۶۳ ۹ بجے صبح
۲	P2/295/3/63 (i) کارجڈ بیلٹ ۲" چوڑی قسم ۷۰۵ x ۲ ...۱۰۰ انٹ رول میں (ii) کنیکڈ ٹائپ A x F x ۰:۲ برائے نو دانہ کارٹرڈ بیلٹ ۸۵۰ عدد	۱۵ روپے	—	۱۹/۸/۶۳ تا ۱۴/۹/۶۳	۱۶/۹/۶۳ ۸ بجے صبح	۱۶/۹/۶۳ نو بجے صبح
۳	P3/283/1-62 مختلف قسم اوورآلز کے برش ۵۹۴۷۱ عدد	۲۰ روپے	۳ روپے	۱۹/۸/۶۳ تا ۱۹/۹/۶۳	۱۰/۹/۶۳ ۸ بجے صبح	۱۰/۹/۶۳ ۹ بجے صبح
۴	P6/8/1-63 کیلوس جوٹ ۴۸ x ۸" = ۱۵۳۷۰ گز	۱۰ روپے		۲۰/۸/۶۳ تا ۱۰/۹/۶۳	۱۲/۹/۶۳ ۸ بجے صبح	۱۲/۹/۶۳ ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سوائے جمعہ کے تمام ایام کار میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر کے دوران میں مندرجہ بالا قیمتوں کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر مل سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرانٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ۔ رسید یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔)

صرف ان ہی ٹنڈروں پر آنے والی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔ ٹنڈر موجودگی کے خواہاں ٹنڈر دہندوں کے سامنے کھولے جائیں گے

۳:۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق استفسارات یا رقم زیر دستخطی کو ان کے نام سے نہ بھیجیں۔

اے حمید پی۔ آر۔ ایس۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۹ راگست۔ کل سومالیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر عبدالرشید شیرمارکے نے یہاں کہا کہ میرا ملک باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے خود ارادیت کے اصول کا حامی ہے مسئلہ کشمیر اور سومالیہ کا ایتھوپیا اور کینیا سے سرحدی تنازعہ انہی بنیادوں پر حل کیا جانا چاہیئے۔ وزیر اعظم لاولپنڈی سے یہاں پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

وزیر اعظم نے انکشاف کیا کہ سومالیہ اور پاکستان میں تجارتی معاہدہ پر بیس اگست کو کراچی میں دستخط ہوں گے۔ وزیر اعظم خود معاہدے پر دستخط کریں گے) ڈاکٹر شیرمارکے نے کہا کہ اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کی تجارت میں اضافہ ہوگا اور تعاون اور مفاہمت کے نئے راستے نکلیں گے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ پاکستان میرے ملک کو فنی امداد دینے پر آمادہ ہو گیا ہے اور ترقیاتی منصوبوں میں مدد دینے کے لئے پاکستانی ماہرین سومالیہ جائیں گے۔

• لاہور ۱۹ راگست۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے کل یہاں قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر کے سکرمنٹ پر الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس کا التواء آئین کے مطابق تھا۔ آپ نے کہا قومی اسمبلی کا گذشتہ اجلاس طویل ترین تھا وزیر قانون کراچی روانگی سے قبل لاہور ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر خورشید احمد نے کہا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس کے التواء کے روز حزب اختلاف کے قائد بدقسمتی سے ایوان میں موجود نہیں تھے اور وہ گذشتہ سات روز سے اجلاس میں شرکت نہیں کر رہے تھے۔ آپ نے کہا سردار بہادر خاں غالباً یہ نہیں جانتے کہ سرکاری پارٹی نے ایوان کی کارروائی کے سلسلہ میں کوئی پروگرام بنانے کے لئے حزب اختلاف کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔

• لاہور ۱۹ راگست۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے بھی ایک بیان میں کہا۔ سابق سندھ میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات ایک سادہ سے استصواب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس میں سابق سندھ کے عوام فیصلہ کریں گے کہ وہ ایک یونٹ کے حامی ہیں یا مخالف۔

مسٹر غلام نبی میمن کل حیدرآباد وارد ہوگئے۔ انہوں نے ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کنونشن مسلم لیگ ایک یونٹ کی حامی ہے اور کونسل مسلم لیگ اسے توڑ دینا چاہتی ہے۔ مجھے توقع ہے۔ ضمنی انتخابات میں میری پارٹی بہت بڑی کامیابی حاصل کرے گی

• ہانگ کانگ ۱۹ راگست۔ چین میں پاکستان کے سفیر جنرل ایم این اے ایم رضا آج کنٹن سے یہاں پہنچ گئے۔ آپ آج شام کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں حکومت پاکستان سے بعض امور کے بارے میں مشورہ لیں گے۔

• کولمبو ۱۹ راگست۔ حکومت لنکا اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ جنوبی ویت نام کی حکومت اور وہاں کے بودھوں کا جھگڑا بودھ ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں پیش کرے۔ کل مسز بندرانائیکے وزیر اعظم نے مختلف بدھ انجمنوں کے نمائندوں سے اس معاملے پر تبادلہ خیال کیا کنزبادس سے اطلاع ملی ہے کہ اقوام متحدہ میں متعین لنکا کا نمائندہ دوسرے ملکوں کی حمایت حاصل کرنے میں مصروف ہے تاکہ جنوبی ویت نام کے بودھوں کے معاملے پر غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کیا جا سکے۔ سائیگان سے اطلاع ملی ہے کہ ہزاروں بودھ احتجاج کرنے کے لئے بارہ گھنٹے کی بھوک ہڑتال کریں گے۔ سائیگان یونیورسٹی کا بودھ عملہ مظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مستعفی ہو گیا ہے۔ یاد رہے جنوبی ویت نام کے جنوبی صوبہ کے پانچ بھکشو مظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے اپنے آپ کو جلا کر ہلاک کر چکے ہیں۔

• ٹوکیو ۱۹ راگست۔ اوکی ناوا نامی جزیرے سے چار میل شمال کی طرف دو سو سے زیادہ مسافروں سے بھری ہوئی کشتی ڈوب گئی۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک سو سولہ افراد بچائے گئے۔ پندرہ ہلاک ہو گئے باقی ماندہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کا کیا حشر ہوا۔ اسی اثنا میں جاپان کے جزیرہ کیوشو میں سخت سیلاب آ رہے ہیں جن کی وجہ سے ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ریلوے لائنیں ٹوٹ گئی ہیں اور مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

درخواست دعا

خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ڈائرکٹر اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کو "ستارۂ خدمت" کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ ان کا یہ اعزاز مزید دینی اور دنیاوی اعزازات کا پیش خیمہ ہو۔ نیز وہ ۲۰ راگست کو لندن کانفرنس کرنے کے لئے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ کامیاب مراجعت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

عبدالرشید فزکس لیکچرار ٹی۔ آئی کالج ربوہ

•۔ لاہور ۱۹۔ اگست۔ ثانوی و انٹرمیڈیٹ تعلیمی بورڈ لاہور نے آج فاضل عربی۔ ادیب عربی ادیب پشتو۔ فاضل پشتو۔ ادیب اردو ادیب پنجابی عالم پنجابی۔ ادیب فارسی اور عالم فارسی کے نتائج کا اعلان کیا ہے

دمشق۔ وزارت خارجہ شام نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی فوج کی بڑی تعداد شام کی سرحد پر جمع ہو چکی ہے اسرائیلی فوج غیر فوجی علاقے میں بھی جمع ہو چکی ہے اس فوج نے اگر شام پر حملہ کر دیا تو شام اپنی پوری طاقت سے اس حملہ کا مقابلہ کرے گا اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ برطانیہ روس اور فرانس کو یہودی فوجوں کے اجتماع کی اطلاع دے دی گئی ہے اس طرح نمائندہ شام متعین اقوام متحدہ کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ سیکرٹری جنرل کو صورت حال سے باخبر کرے۔

• کوئٹہ ۱۹ راگست۔ کوئٹہ کی رصدگاہ میں ایک شدید زلزلہ ریکارڈ کیا گیا ہے جس کا مرکز کوئٹہ سے شمال مشرق کی جانب چار ہزار ایک سو میل کے فاصلے پر تھا۔ خیال یہ ہے کہ یہ زلزلہ جاپان میں آیا ہے۔

•۔ لاہور ۱۹۔ اگست سکھر کے مقام پر دریائے سندھ کے پانی کی سطح ساڑھے سولہ فٹ ہے، اور اس میں درمیانے درجے کی طغیانی ہے۔ مٹھن کوٹ کے مقام پر درمیانی درجے کی طغیانی ہے اسلام کے مقام پر دریائے جہلم میں پانی کا اخراج ایک لاکھ کیوسک ہے راوی کا اخراج معمول کے مطابق ہے۔

•۔ کراچی ۱۹۔ اگست۔ مسٹر شعیب وزیر خزانہ پاکستان نے آج صبح بابائے اردو مولوی عبد الحق کے مزار پر فاتحہ پڑھی انھوں نے انجمن ترقی اردو کے دفتر اور اردو کالج کا معائنہ بھی کیا انجمن کے سیکرٹری مسٹر جمیل الدین عالی ان کی معیت میں تھے مسٹر اختر حسین صدر انجمن اور مسٹر ممتاز حسن نائب صدر نے مسٹر شعیب کا استقبال کیا وزیر خزانہ نے انجمن کی ریسرچ لائبریری میں ان اردو کتابوں سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جو اٹھارہویں صدی میں لکھی گئی تھیں۔ مسٹر شعیب کو بتایا گیا کہ انجمن نے اسی ہزار اصطلاحات کا اردو میں ترجمہ کر لیا ہے وزیر خزانہ کو اردو نظموں کا پہلا مجموعہ دکھایا گیا جو "قدم راؤ پدم راؤ" کے نام سے مشہور ہے اور جسے فخر الدین نظامی نے مرتب کیا تھا۔ وزیر خزانہ نے اردو ادیبوں کا تذکرہ بھی دیکھا جو اس وقت زیر ترتیب تھا۔

•۔ نئی دہلی ۱۹ راگست۔ حکومت نے بھارت کو فوجی لحاظ سے مضبوط بنانے کی جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے تحت ابتداء میں دس لاکھ سے زائد طلبہ کو لازمی فوجی تربیت دی جائے گی۔ ملک کی تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبہ کو یہ تربیت حاصل کرنا ہوگی۔ صرف خاص صورتوں میں کسی طالب علم کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے "نوجوانوں میں قیادت اچھے چال چلن، اور تعاون پیدا کرنے کے لئے نیشنل کیڈٹ کور کے قیام کی منظوری دی تھی اس کور میں پندرہ برس سے زائد عمر کے نوجوانوں کو شامل کیا جائے گا بعد ازاں لازمی فوجی تربیت ہائی سکولوں میں بھی شروع کر دی جائے گی۔

•۔ کوالالمپور۔ ۱۹ راگست۔ اقوام متحدہ کے عملے نے وفاق ملائیشیا سے متعلق سراواک اور شمالی بورنیو میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے ہیں خیال ہے کہ دونوں علاقوں میں جمعرات کو رائے معلوم کرنے کا کام مکمل نہیں ہو سکے گا۔ یاد رہے وفاق ملائیشیا کے قیام کے لئے اکتیس اگست کی تاریخ مقرر ہے لیکن تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملایا کہہ چکے ہیں کہ میں اس تاریخ پر سختی سے قائم رہنا نہیں چاہتا اگر ضرورت پڑی تو میں مدت میں توسیع کر دوں گا۔

دوسری طرف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے کل نیویارک میں کہا کہ سراواک اور شمالی بورنیو کے عوام کی رائے ستمبر کے وسط تک معلوم ہو سکے گی۔

کھٹمنڈو ۱۹۔ اگست۔ نیپال نے کل اپنے صدیوں پرانے زمینداری نظام کو ختم کر دیا اور ایک سو برس پرانے ملکی آئین کو بھی تبدیل کر دیا اس سے کسانوں کے لئے بہتر زندگی اور معاشرہ کے مختلف طبقات کے لئے مساوی سلوک کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

حکومت نیپال نے زمینداری نظام ختم کرنے کے علاوہ زمین کی ملکیت کی حد مزارعین کے حقوق اور دیہی قرضوں کے لئے شرائط و ضوابط بھی مقرر کر دیئے ہیں اصلاحات اراضی سے نیپال میں جہاں نوے فی صد آبادی کا گذارہ زراعت پر ہے معیشت پر دور رس اثرات کی توقع ہے ملک کا پرانا آئین ۱۸۵۳ء میں جنگ بہادر رانا نے نافذ کیا تھا۔ معاشی استحکام کے لئے ملک بھر میں بھارتی کرنسی کے پھیلاؤ پر پابندی لگا دی گئی ہے اس کا مقصد نیپال کے روپیہ کو ملک کی واحد کرنسی بنانا اور بھارتی کرنسی کو ختم کرنا ہے۔

•۔ لائل پور ۱۹۔ اگست ڈپٹی کمشنر لائل پور حسن ظہیر نے کل صبح یہاں اومنی بس سروس کی دو منزلہ بس کا افتتاح کیا اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ لائل پور کے شہریوں کو سفر کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کا اہتمام کرے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷